خداوند یسوع مسیح سے وابستہ مقامات کا پس منظر

شہر شہر گاؤں گاؤں

یونس فرانس

جُملہ حقُوق بحق مترجم محفُوظ

کِتاب	شہر شہر گاؤں گاؤں
شاعر	یُونس فرانِسس
پہلا ایڈیشن	۲۰۲۳
پرُوف رِیڈنگ اور ترتیب	نینسی یُونس
کمپوزنگ	یُونس فرانِسس

رابطہ برائے کتاب

Younis Francis

00 44 7504721294

Email: revd.younis@gmail.com

Nancy Younis

00 44 7504721295

شہر شہر گاؤں گاؤں

☆

اور یسوع سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا۔ اور ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری کی کرتا۔ اور ہر بیماری اور کمزوری دور کرتا رہا۔

متی 9:35

شہر شہر گاؤں گاؤں

اور بعد میں وہ شہر شہر اور گاؤں کا گاؤں جا کر واس کرتا اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دیتا تھا تھا
اور وہ 12 اس کے ساتھ تھے۔

لوقا 8:1-2

شہرشہرگاؤں گاؤں

کفرنحوم-شہر مسیحا-شہر معجزات

☆

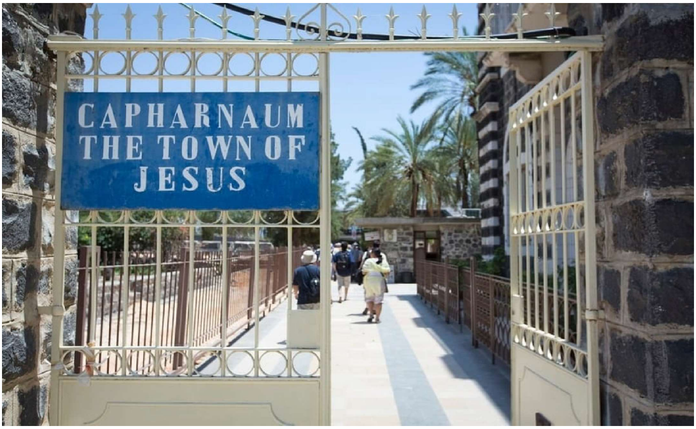

کفرنحوم کا شہر غالباً دوسری صدی قبل از مسیح میں hasmoneon ہاسمونین دور حکومت میں معرضِ وجود میں آیا اور تاریخ کے مختلف اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد یکے بعد زلزلوں کے نتیجے میں گیارھویں صدی میں کھنڈرات کا ڈھیر بن گیا۔

اتنا اہم اور تاریخی شہر ہونے کے باوجود عہد عتیق میں اس شہر کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

کفرنحوم دمشق اور مصر کے درمیانہ تجارتی راستے پر واقع ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ کفرنحوم آرامی زبان کے دو الفاظ kepar اور Nahum

کیپر-معنی گاؤں

نحوم-کسی شخص کا نام کا مجموعہ ہے۔ یعنی کہ نحوم کا گاؤں-

لیکن نحوم کون تھا۔ اس بارے میں کوئی تاریخی ثبوت یا حوالہ نہیں ملتا۔ لیکن سبھی سکالرز اس بات پر

متفق ہیں کہ نحوم نبی سے اس گاؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

-کفرنحوم کا یونانی لفظی مطلب

سکون کا گھر، یا آرام کا گھر کے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کے دور میں اس شہر کی آبادی تقریباً پندرہ سو لوگوں پر مشتمل تھی۔ یہاں زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش ماہی گیری تھا۔

کفرنحوم میں

- محصول لینے والے کی چوکی کی موجودگی۔ مرقس 2:14

- ہیرودیس بادشاہ کے اہم اور اعلیٰ افسر کی تعنیاتی صوبہ دار کی قیام گاہ۔ متی 8:5

-اور یہودی عبادت خانہ کی موجودگی

اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کفرنحوم کو خداوند یسوع مسیح کے دور میں اہم مقام حاصل تھا۔

-مقدس متی کا تعلق بھی اسی شہر سے تھا اور یہیں سے خداوند یسوع مسیح نے اسے دعوت رسالت دی تھی۔ متی 9:9، مرقس 2:13-15، لوقا 5:27-29

آج یہ شہر محض کھنڈرات کے سوا کچھ نہیں۔ اس شہر کی تباہی و بربادی کا سلسلہ چوتھی صدی میں ایک زوردار زلزلے سے شروع ہوا جس سے شہر کا زیادہ تر حصہ تباہ و برباد اور لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ ساتویں صدی میں ایک اور شدید زلزلے نے شہر کی بنیادیں ہلا دیں اور ملبے کے ڈھیر نے کئی جانیں نگل لیں۔ گیارہویں صدی میں پورے کا پورا شہر ایک اور زلزلے کی نظر ہوا جس نے پورے شہر کو تہس نہس کر دیا اور جو لوگ بچ گئے وہ وہاں سے دوسرے علاقوں میں نقل مکانی کر گئے۔

وہ شہر جسے خداوند یسوع سے براہ راست تعلیمات سننے کے شرف کی وجہ اور وہاں کیئے گئے

معجزات کی وجہ سے آج جاہ وجلال کی مثال ہونا چاہئے تھا۔ وہ اپنی کم اعتقادی، سنگ دلی، تعلیمات سے انحراف اور الٰہی ذات کی مخالفت کی وجہ سے کھنڈرات کا ڈھیر بن گیا۔
اور یوں خداوند یسوع مسیح کے کہے ہوئے الفاظ پورے ہو گئے۔ جو اس نے اس شہر کی سنگ دلی اور بے ایمانی کے حوالے سے کہے تھے۔

اور اے کفرنحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تو عالم اسفل تک اترے گا۔ کیونکہ یہ معجزے جو تجھ میں کیے گئے۔ اگر سدوم میں کیے جاتے تو وہ آج تک قائم رہتا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک کا حال تیرے حال سے زیادہ قابل برداشت ہوگا۔ متی 11:23-24

اے کورزین! تجھ پر افسوس . اے بیت صیدا تجھ پر افسوس۔ کیونکہ یہ معجزے جو تمہارے درمیان دکھائے گئے اگر صور اور صیدون میں دکھائے جائے تو وہ ٹاٹ اوڑ کر خاک میں بیٹھ کر کب کے تائب ہو گئے ہوتے۔ صور اور صیدون کا حال عدالت کے دن تمہاری نسبت زیادہ قابل برداشت ہوگا۔ اور کفرنحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تو عالم اصفل میں اترے گا۔ لوقا 10:15

خداوند یسوع مسیح کی یہ پیشن گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اور چند صدیوں بعد ہی قدرتی آفات کے تھپیڑوں کی نظر ہو گیا۔ آج وہاں عبادت خانہ کے خستہ در و دیوار اور زنگ آلود ستون اور کھنڈرات ان کی سخت دلی، پیغام نجات سے لاتعلقی، زندگی بخش تعلیمات سے انحراف اور ابن خدا سے عداوت ان کی تباہی و بربادی کے ہولناک مناظر پیش کرتے ہیں۔

کفرنحوم کے ماضی اور حال میں بنی نوع انسان کے لئے نہایت اہم سبق پنہاں ہے۔وہ یہ کہ جو لوگ خداوند پر ایمان لاتے ہیں۔وہ زندگی میں بابرکت ٹھہرتے ہیں۔اور جو اپنی آنکھوں سے خداوند کی قدرت،جلال اور معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے،اور توبہ نہیں کرتے ان کا نام و نشان اس صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔

☆☆☆

کفرنحوم کی عبادت گاہ

جس عبادت خانہ میں خداوند یسوع مسیح اکثر تعلیم دیا کرتے تھے اس کی تعمیر اور تاریخی پسِ منظر کے بارے کوئی مستند اور تفصیلی معلومات دستیاب نہیں ہیں کہ وہ کب اور کس نے تعمیر کی۔

لیکن مقدس لوقا کے مطابق کفرنحوم کا عبادت خانہ اسی صوبہ دار نے بنوایا تھا جس کے غلام کو یسوع نے شفا بخشی تھی۔

جب وہ لوگوں کو اپنی سب باتیں سُنا چُکا تو کفرنحُوم میں آیا۔اور کِسی صُوبہ دار کا نوکر جو اُس کو عزِیز تھا بِیماری سے مَرنے کو تھا۔اُس نے یِسُوعؔ کی خبر سُن کر یہُودِیوں کے کئی بزُرگوں کو اُس کے پاس بھیجا اور اُس سے درخواست کی کہ آ کر میرے نوکر کو اچھّا کر۔وہ یِسُوعؔ کے پاس آئے اور اُس کی بڑی مِنّت کر کے کہنے لگے کہ وہ اِس لائق ہے کہ تُو اُس کی خاطِر یہ کرے۔کیونکہ وہ ہماری قَوم سے مُحبّت رکھتا ہے اور ہمارے عِبادت خانہ کو اُسی نے بنوایا۔لوقا 7:3-5

کفرنحوم میں قیام کے دوران خداوند یسوع اکثر وہاں تعلیم دینے اور دعا کرنے اور واعظ دینے کے لئے جایا کرتے تھے۔اور اسی عبادت خانہ میں اس نے معجزات بھی کئے۔

اور وہ جلیل کے ایک شہر کفرنحوم کو گیا اور سبت بہ سبت انہیں تعلیم دیتا تھا۔اور لوگ اس کی تعلیم سے حیران تھے۔کیونکہ اس کا کلام با اختیار تھا۔لوقا 4 : 31 - 32

تب وہ کفرنحوم میں داخل ہوئے اور وہ فوراً سبت کے دن عبادت خانہ میں جا کر تعلیم دینے لگا۔

مرقس 1:21، مرقس 1:3، لوقا 4:21-32

کفرنحوم کی عبادت خانہ میں ہی یسوع نے زندگی کی روٹی کے بارے میں واعظ دیا تھا۔

یوحنا 6:35-58

اسی عبادت خانہ میں خداوند یسوع مسیح نے بدروح کو بھی نکالا۔لوقا 4:33-35

اسی عبادت خانہ میں خداوند یسوع مسیح نے سوکھے ہاتھ والے شخص کو شفا بخشی۔

مرقس 3: 1-6، متی 12: 9-14، لوقا 6: 6-11

جس عبادتگاہ میں خداوند یسوع نے تعلیم دی اور معجزات کئے وہ شائد پہلی صدی میں تباہ ہوئی اور غالباً 200 میں اسی مقام پر دوبارا نئی عبادتگاہ تعمیر کی گئی۔جس کا زیادہ تر حصہ گیارھویں صدی کے شدید زلزلوں کی وجہ سے زمین بوس ہوگیا۔آج صرف اس عبادت گاہ کی چند خستہ

حال دیواریں اور ستون کھڑے نظر آتے ہیں۔
کفرنحوم کا اناجیل میں 16 مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔
متی-4مرتبہ
مرقس-3مرتبہ
لوقا-4مرتبہ
یوحنا-5مرتبہ

پرانے عہدنامے میں کفرنحوم کا براہ راست ذکر نہ ہونے کے باوجود بالواسطہ طور پر نجات دہندہ کی آمد کے حوالے سے اس کی طرف واضح اشارہ کیا گیا ہے۔
مقدس متی اس حقیقت کو یوں ہم پر عیاں کرتے ہیں۔
جب اُس نے سُنا کہ یُوحنّا پکڑوادِیا گیا تو گلِیل کو روانہ ہُوا۔اور ناصرت کو چھوڑ کر کفرنحُوم میں جا بسا، جو جِھیل کے کنارے زبُولُون اور نفتالی کی سرحد پر ہے۔
تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو
کہ زبُولُون کا عِلاقہ اور نفتالی کا عِلاقہ دریا کی راہ یَردن کے پار غَیر قَوموں کی گلِیل۔
یعنی جو لوگ اندھیرے میں بَیٹھے تھے۔ اُنہوں نے بڑی رَوشنی دیکھی اور جو مَوت کے مُلک اور سایہ میں بَیٹھے تھے اُن پر رَوشنی چمکی۔ متی 4:12-16

☆☆☆

کفرنحوم -یسوع کی رہائشگاہ -یا قیام گاہ

اگرچہ خداوند یسوع مسیح بیت لحم میں پیدا ہوئے اور ناصرت میں پلے بڑھے. لیکن انہوں نے اپنی تبلیغی زندگی کا زیادہ تر حصہ کفرنحوم میں گزارا۔اور زیادہ تر تعلیم اس شہر میں دی اور بیش تر معجزات اسی شہراور اس کے مضافات میں کئے۔ انجیل نویس مقدس متی کفرنحوم کو یسوع کا اپنا شہر کہتا ہے۔

پھر وہ کشتی پر چڑھ کر پار گیا اور اپنے شہر میں آیا۔ متی 9:1

جب اس نے سنا کہ یوحنا پکڑوا دیا گیا تو گلیل کو روانہ ہوا۔اور ناصرت کو چھوڑ کر کفرنحوم میں جا بسا۔ متی 4:12-13

اس کے علاوہ بائبل کے کچھ سکالرز نے کفرنحوم کو معجزوں کا شہر کے لقب سے بھی نوازہ ہے۔
آج بھی کفرنحوم جانے والوں کو اس شہر کے داخلی آہنی دروازے پر
یسوع کے شہر میں خوش آمدید
Welcome to the town of Jesus
کے الفاظ استقبال کرتے نظر آئیں گے۔

☆☆☆

کفرنحوم میں کیئے گیئے اہم معجزات

اپنی تبلیغی زندگی کے دوران خداوند یسوع مسیح نے جتنی تعلیم یہاں پر دی اور جتنے معجزات کفرنحوم اوراس کے گردونواح میں کیے کسی اور جگہ نہیں کیے۔

صوبہ دار کے غلام کی شفا۔

اور جب وہ کفرنحوم میں داخل ہوا۔تو ایک صوبہ داراس کے پاس آیا۔اوراس کی منت کر کے کہا۔
اے خداوند میرا غلام گھر میں فالج سے بیمار پڑا ہے۔متی 5:8،لوقا 7:1-10
اے خداوند میں اس لائق نہیں کہ تو میری چھت کے نیچے آئے۔ بلکہ صرف بات ہی کہہ دے تو میرا غلام اچھا ہو جائے گا۔متی 8:8

پطرس کی ساس کی شفا۔

اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آ کر اوی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا۔اوراس نے اس کا ہاتھ چھوا اور تپ اس پر سے اتر گئی۔اور وہ اتھ کھڑی ہوئی۔ اوراس کی خدمت کرنے لگی۔

متی 8:14-15 (مرقس 1:29-31،لوقا 4:38-39)

شفائے مفلوج

پھر وہ کشتی پر چڑھ کر باہر گیا اور اپنے شہر میں آیا اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو چار پائی پر پڑا ہوا اس کے پاس لائے نی ان کا ایمان دے کر مفلوج سے کہا بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے۔متی 9:1-8 (مرقس 2:1-12،لوقا 5:17-26)

ناپاک روح سے رہائی کا معجزہ

اور فی الفور اُن کے عِبادت خانہ میں ایک شخص مِلا جِس میں ناپاک رُوح تھی۔ وہ یُوں کہہ کر چِلّایا کہ اَے یِسُوعؔ ناصری! ہمیں تُجھ سے کیا کام؟ کیا تُو ہم کو ہلاک کرنے آیا ہے؟ مَیں تُجھے جانتا ہُوں کہ تُو کون ہے۔ خُدا کا قدُّوس ہے۔ یِسُوعؔ نے اُسے جِھڑک کر کہا چُپ رہ اور اِس میں سے نِکل جا۔ پس وہ ناپاک رُوح اُسے مروڑ کر اور بڑی آواز سے چِلّا کر اُس میں سے نِکل گئی۔ مرقس 1:23 - 26 (لوقا 4:33-37)

سوکھے ہاتھ کی بحالی کا معجزہ

اور وہ عِبادت خانہ میں پِھر داخِل ہُوا۔ اور وہاں ایک آدمی تھا جِس کا ہاتھ سُوکھا ہُوا تھا۔ اور وہ اُس کی تاک میں رہے کہ اگر وہ اُسے سبت کے دِن اچّھا کرے تو اُس پر اِلزام لگائیں۔ اُس نے اُس آدمی سے جِس کا ہاتھ سُوکھا ہُوا تھا کہا بِیچ میں کھڑا ہو۔ اور اُن سے کہا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟ وہ چُپ رہ گئے۔ اُس نے اُن کی سخت دِلی کے سبب سے غمگِین ہو کر اور چاروں طرف اُن پر غُصّہ سے نظر کر کے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھا دِیا اور اُس کا ہاتھ درُست ہو گیا۔ مرقس 3:1-5

(متّی 12: 9-14 لوقا 6:6-11

دیگر بیماروں، آسیب زدوں کی شفا اور بدروحوں سے رہائی۔

شام کو جب سُورج ڈُوب گیا تو لوگ سب بِیماروں کو اور اُن کو جِن میں بدرُوحیں تھِیں اُس کے پاس لائے۔ اور سارا شہر دروازہ پر جمع ہو گیا۔ اور اُس نے بُہتوں کو جو طرح طرح کی بِیمارِیوں میں گرِفتار تھے اچّھا کِیا اور بُہت سی بدرُوحوں کو نِکالا اور بدرُوحوں کو بولنے نہ دِیا کیونکہ وہ اُسے پہچانتی تھیں۔ مرقس 1:32-34 (لوقا 4:40-41)

یائر کی بیٹی کا زندہ کیا جانا

اور بارہ برس سے ادرار خون کی بیماری میں مبتلا عورت کی شفا۔

وہ اُن سے یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک سردار نے آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مَری ہے لیکن تُو چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زِندہ ہو جائے گی۔ یِسُوعؔ اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے پیچھے ہولیا۔ اور دیکھو ایک عَورت نے جِس کے بارہ برس سے خُون جاری تھا اُس کے پیچھے آ کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چُھوا۔ کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صِرف اُس کی پوشاک ہی چُھولُوں گی تو اچّھی ہو جاوں گی۔

یِسُوعؔ نے پِھر کر اُسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطِر جمع رکھ۔ تیرے اِیمان نے تُجھے اچّھا کر دِیا۔ پس وہ عَورت اُسی گھڑی اچّھی ہوگئی۔

اور جب یِسُوعؔ سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور بِھیڑ کو غُل مچاتے دیکھا۔ تو کہا ہٹ جاو۔ کیونکہ لڑکی مَری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ وہ اُس پر ہنسنے لگے۔ مگر جب بِھیڑ نِکال دی گئی تو اُس نے اندر جا کر اُس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اُٹھی۔ اور اِس بات کی شُہرت اُس تمام عِلاقہ میں پَھیل گئی۔ متی 18:9-26 (لوقا 40:8-56)

سررشتہ دار کے بیٹے کی شفا

پس وہ پِھر قانایِ گلِیل میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مَے بنایا تھا اور بادشاہ کا ایک مُلازِم تھا جِس کا بیٹا کفرؔنحُوم میں بیمار تھا۔ وہ یہ سُن کر کہ یِسُوعؔ یہُودیہ سے گلِیل میں آ گیا ہے اُس کے پاس گیا اور اُس سے درخواست کرنے لگا کہ چل کر میرے بیٹے کو شِفا بخش کیونکہ وہ مَرنے کو تھا۔ یِسُوعؔ نے اُس سے کہا جب تک تُم نِشان اور عجِیب کام نہ دیکھو ہرگِز اِیمان نہ لاوگے۔ بادشاہ کے مُلازِم نے اُس سے کہا اَے خُداوند میرے بچّہ کے مَرنے سے پہلے چل۔ یِسُوعؔ نے اُس سے

کہا جا تیرا بیٹا جِیتا ہے۔ اُس شخص نے اُس بات کا یقین کِیا جو یِسُوعؔ نے اُس سے کہی اور چلا گیا۔ وہ راستہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے مِلے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا جِیتا ہے۔ اُس نے اُن سے پُوچھا کہ اُسے کِس وقت سے آرام ہونے لگا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھنٹے میں اُس کی تپ اُتر گئی۔ پس باپ جان گیا کہ وُہی وقت تھا جب یِسُوعؔ نے اُس سے کہا تھا تیرا بیٹا جِیتا ہے اور وہ خُود اور اُس کا سارا گھرانا اِیمان لایا۔

یوحنا 4:46-53

دو اندھوں کو بینائی

جب یِسُوعؔ وہاں سے آگے بڑھا تو دو اندھے اُس کے پیچھے یہ پُکارتے ہُوئے چلے کہ اَے ابنِ داؤد ہم پر رحم کر۔ جب وہ گھر میں پُہنچا تو وہ اندھے اُس کے پاس آئے اور یِسُوعؔ نے اُن سے کہا کیا تُم کو اِعتقاد ہے کہ مَیں یہ کرسکتا ہُوں؟ اُنہوں نے اُس سے کہا ہاں خُداوند۔ تب اُس نے اُن کی آنکھیں چُھو کر کہا تُمہارے اِعتقاد کے مُوافِق تُمہارے لِئے ہو۔ اور اُن کی آنکھیں کُھل گئیں اور یِسُوعؔ نے اُن کو تاکِید کر کے کہا خبردار کوئی اِس بات کو نہ جانے۔

متی 9:27-31

گونگے کی شفا

جب وہ باہر جا رہے تھے تو دیکھو لوگ ایک گُونگے کو جِس میں بدرُوح تھی اُس کے پاس لائے۔ اور جب وہ بدرُوح نِکال دی گئی تو گُونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجُّب کر کے کہا کہ اِسرائیلؔ میں اَیسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔

متی 9:32-33

☆☆☆

کفرنحوم وہ خوش قسمت شہر تھا جہاں خداوند یسوع مسیح نے اپنی تبلیغی زندگی کا سب سے زیادہ عرصہ گزارا۔

جتنے معجزے اس شہر کی عبادتگاہ اور گلی کوچوں نے دیکھے کسی اور شہر کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

لیکن صد افسوس کہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم اور معجزات کے باوجود بھی وہاں کے لوگوں نے توبہ نہ کی۔ ان کی بے ایمانی اور سنگدلی کو دیکھ کر خداوند یسوع مسیح نے پیشنگوئی کی کہ یہ شہر اور اس کے مکیں مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

☆☆☆

لوگوں کی سنگدلی، بے راہ روی اور خدا کے پیغام و تعلیمات سے انحراف افراد، اقوام اور مقامات کو تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ اور ان کا صفحہ ہستی سے نیست و نابودیت کا باعث بنتے ہیں۔

کفرنحوم پر اتنی رحمت ہوئی کہ ذات الٰہی نے خود وہاں ڈیرے ڈال لئے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے دل نہ کھلے اور بالآخر وہ صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور آج وہاں سوائے کھنڈرات کے کچھ نظر نہیں آتا۔

☆☆☆

نجات کے لیے ایمان کی اہمیت

خداوند یسوع مسیح کی موجودگی، روح پرور تعلیمات اور زندگی بخش معجزات اس شہر کے بیش تر مکینوں کے لیے باعث نجات نہ بن سکے۔

نور ان کے درمیان آیا لیکن ان کے دل تیرگی میں ایسے گھرے ہوئے تھے کہ انہوں نے روشنی کی بجائے تاریکی میں رہنے کو ترجیح دی۔

کفرنحوم سے وابستہ تعلیم اور معجزات کے بغور مطالعہ کی رو سے وہاں کے باشندوں کو باآسانی دوگروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ایماندار

وہ لوگ جن کی زندگیوں اور قول وفعل سے ان کے ایمان کی تقویت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جن کی زندگیوں سے ان کے دل کی صفائی اور ایمان کی سچائی کی خوبصورت اور قابل تقلید مثالیں ملتی ہیں۔

ہمیں دنیا میں ایسی انگنت مثالیں ملتی ہیں جہاں خداوند یسوع مسیح کو نجات دہندہ ماننے، ایمان کی پختگی اور اس کی ذات پر کامل توکل اور بھروسے کی بنیاد پر:

بند دروازے کھل جاتے ہیں۔

ہر ناممکن بات ممکن اور ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے۔

ناممکنات معجزات میں بدل جاتے ہیں۔

شیطانی قوتوں کے حصار ٹوٹ جاتے ہیں۔

بھٹکے ہوؤں کو منزلیں اور مایوس دلوں کو راحتیں نصیب ہوتی ہیں۔

تشنہ روحیں آسودہ اور دکھتے بدن آرام پاتے ہیں۔

رستے زخم سلتے اور دکھی دل خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔

آج بھی ہمیں کفرنحوم میں پائے جانے والے

صوبہ دار

ادرار خون کے مرض میں مبتلا عورت

جیسے لوگوں کے پختہ ایمان کی مثالیں اور گواہیاں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں۔

آج بھی خداوند یسوع ہماری زندگی کے ہر موڑ پر ہمارے دل کے گلی کوچوں میں ہمارا منتظر اور ہمیں اپنے پاس بلاتا نظر آتا ہے۔

اگر ہم روح کی آنکھ سے دیکھیں تو ہم آج بھی یسوع کے اپنی طرف بڑھتے ہاتھوں کو دیکھ اور چھو کر دل و جان کی تشنگی مٹا سکتے ہیں۔

اگر ہم قوت ایمان سے اس کی آواز سنیں۔

تو ہم آج بھی اس کی شفقت بھری آواز کو سن کر اور اس کے کلام پر عمل پیرا ہو کر اس بادشاہی کے حقدار بن سکتے ہیں جس کی نوید لے کر وہ اس دنیا میں آیا تھا۔

☆☆☆

کم اعتقاد لوگ

اس کے برعکس آج بھی ہمیں اپنے اردگرد بے شمار ایسے لوگ نظر آئیں گے جو اس کی آواز کو ان سنا کر دیتے ہیں۔

جو اس کی پیروی کی بجائے اس کی مخالفت کا ہر ممکن موقع ڈھونڈتے ہیں۔

جو دل کے دروازے کھولنے کی بجائے انہیں اور مضبوطی سے بند کر لیتے ہیں۔

جو اس میں اپنی خوشی اور سکون ڈھونڈنے کی بجائے مادی اور دنیاوی چیزوں پر تکیہ کرتے ہیں۔

جو زندگی کے چشمے سے پینے کی بجائے گناہ آلود ندی نالوں سے روح کی تشنگی بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جو اسے اپنا راستہ اور منزل بنانے کی بجائے ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈیوں پر چلنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اور کبھی حقیقی ذہنی اور روحانی سکون کی منزل تک نہیں پہنچ پاتے بلکہ روحانی اور ذہنی بے چینی کی گہری دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔

جو اس کے پر فضل اور بابرکت در پر سرنگوں ہونے کی بجائے اکثر دنیاوی چارہ گروں اور بے ثمر مزاروں اور درباروں پہ سر جھکاتے نظر آتے ہیں۔

جو زندگی کو ٹھکرا کر موت کی وادی کے سائے میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

جو دنیا کے نور سے نظریں چرا کر گھپ اندھیروں میں چلنے کو اپنا شیوا بنا لیتے ہیں۔

ایسے لوگ ہمیشہ کے لئے خدا کی برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

یہ کفرنحوم، بیت صیدا اور کورازن کے ان لوگوں کی مانند ہیں جنہوں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے اور معجزات کے باوجود بھی اسے قبول نہ کیا اور اس پر ایمان نہ لائے اور ہمیشہ کے لئے عذاب الٰہی کے مرتکب ہوئے۔

☆☆☆

کفرنحوم میں ہونے والے زیادہ تر معجزات کی بنیاد شفا پانے والے اشخاص کے:

اپنے ایمان یا

ان کے عزیز واقارب یا

دوست احباب

کے خداوند یسوع مسیح کی ذات پر مکمل یقین اور بھروسہ اور ایمانی قوت پر قائم تھی۔ ایمان کی پختگی لوگوں کی اپنی شفایابی یا دوسروں کی صحت یابی، اور زندگی کی بحالی اور کاملیت کا باعث بنی۔

اس کامل اور قابل تقلید ایمان کی مثالیں ہمیں مندرجہ ذیل معجزات میں نظر آتی ہیں۔
ان میں چند مثالیں تو ایسی ہیں کہ خداوند یسوع مسیح خود اس کی تعریف کرتے ہیں۔

☆

صوبہ دار کے غلام کے معجزہ میں جب خداوند یسوع مسیح صوبہ دار کے گھر جانے کا وعدہ کرتے ہیں تو۔۔۔

تو صوبہ دار نے جواب میں کہا۔اے خداوند میں اس لائق نہیں۔ کہ تو میری چھت کے نیچے آئے۔ بلکہ صرف بات ہی کہہ دے تو میرا غلام اچھا ہو جائے گا۔

صوبہ دار کے ایمان کی پختگی خداوند یسوع مسیح کو بھی حیران کر دیتی ہے اور وہ بلا اختیار یہ کہہ اٹھتے ہیں۔

یسوع نے یہ سن کر تعجب کیا۔اور ان سے جو اس کے پیچھے ہو لئے تھے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے اتنا بڑا ایمان اسرائیل میں بھی نہیں پایا۔ متی 10:8

صوبہ دار کے کہے ہوئے یہ الفاظ آج بھی مختلف کلیساؤں کی یوخرستی عبادت میں پاک شراکت لینے سے پہلے استعمال کئے جاتے ہیں۔

☆

مفلوج شخص کے معجزہ میں انتہائی دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں معجزے کا موجب مفلوج کا ایمان نہیں بلکہ اس کے دوستوں کا ایمان ہے۔

یسوع ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ۔۔۔

بیٹا خاطر جمع رکھ۔ تیرے گناہ معاف ہوئے۔۔۔

اٹھ اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔ وہ اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔ متی 6:9 ,2-8

بارہ برس سے ادرار خون کے مرض میں مبتلا عورت ذاتی ایمان کی عظیم مثال ہے۔
سے خداوند یسوع مسیح یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ
اور دیکھو ایک عورت نے جس سے بارہ برس سے خون جاری تھا اس کے پیچھے آ کر اسکی پوشاک کا دامن چھوا۔ کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی۔ اگر میں صرف اس کی پوشاک ہی چھولوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ تب یسوع نے پیچھے پھر کر اسے دیکھا۔ اور کہا۔ بیٹی خاطر جمع رکھ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا۔ پس وہ عورت اسی گھڑی اچھی ہوگئی۔
متی 9:20-22

☆

دو نابینا اشخاص کے معجزہ میں خداوند یسوع مسیح
معجزہ کرنے سے پہلے ان سے ان کے ایمان کی تصدیق چاہتے ہیں۔ کیا وہ واقعی یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ان کی زندگیوں کو بحال کرسکتا ہے۔
اس تصدیق کے بعد خداوند یسوع مسیح ان کی آنکھیں چھو کر کہا۔ کہ تمھارے ایمان کے موافق تمہارے لیے ہو۔ اور ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ متی 9:29
مندرجہ ذیل معجزات کے کرداروں میں ہمیں ایمان کے چار مختلف پہلو نظر آتے ہیں۔
صوبہ دار- شفا کی درخواست اور الٰہی قدرت پر مکمل یقین۔
مفلوج - دوستوں کا ایمان باعث معجزہ بنتا ہے
عورت۔ ایمان کی پوشیدگی - پختگی ہی کافی ہوتی ہے۔
دو نابیناؤں کی شفا۔ کبھی کبھی معجزے کے لیئے ایمان کے ساتھ ساتھ اس کا ظاہری اقرار اور زبان سے تصدیق لازم ہوتی ہے۔

صوبہ دار کے غلام کے معجزہ سے ہم سیکھتے ہیں کہ
ایمان کی قوت وقت اور فاصلوں کی شرائط و قیود سے ماورا ہے۔
کارہائے خداوندی کے رونما ہونے کے لئے ہمیشہ ہی خداوند کی ظاہری اور جسمانی حضوری
لازم نہیں۔ محض اس کا کہہ دینا ہی معجزات کی رونمائی کے لئے کافی ہے۔

☆☆☆

عورت اور دو نابیناؤں کے معجزات سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔
کہ اگر ایماں پختہ اور یقیں کامل ہو تو چاہے خداوند آپ کو چھوئے یا آپ اسے چھوئیں۔
نتیجہ ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی کہ۔
معجزوں کا رونما ہونا۔

☆☆☆

دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود بھی شہر مسیحا کی کشش ان گنت لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے پر مجبور کرتی ہے۔ لوگ آج بھی وہاں کی خستہ حال عبادت گاہ میں اس کی حضوری محسوس کرتے، مقدس پطرس کے گرجہ گھر کے مقام پر معجزانہ قوت کا تجربہ کرتے۔
اور وہاں کے گلی کوچوں میں قدم رکھتے ہی خود کو اس کے نقش قدم پر چلتے اور اس کی پر اثر اور زندگی بخشش صدا کی فضا میں سنتے نظر آتے ہیں۔
لوگ آج بھی اپنے ایمان کے وسیلے سے روحانی و جسمانی قوت سے فیض یاب ہوتے اور معجزات کا تجربہ کرتے ملتے ہیں۔ اور بے شمار انمٹ یادیں اور ایماں افروز گواہیاں دامن میں سمیٹے اس شہر مسیحا سے واپس لوٹتے ہیں۔

میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے کفرنحوم کی زیارت کے تین مواقع ملے ہیں۔
گو وہاں کی زیارت کیے کئی برس بیت چکے ہیں لیکن میں جب بھی کلام مقدس میں کفرنحوم میں دی
گئی تعلیم اور کیے گئے معجزات کا ذکر پڑھتا اور سنتا ہوں تو اس شہر اقدس کے
گلی کوچے، بے در و دیوار عبادت خانہ کے خستہ فرش پر بیٹھ کر دعا میں گزرے چند لمحات اور
مقدس پطرس کے گرجہ گھر میں پاک یوخرست کی عبادت
کے مناظر میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتے ہیں
اور دل اور روح کو خداوند کی حضوری کا احساس دلاتے ہیں۔

اتنے برس گزرنے کے بعد میں آج بھی اپنے نجات دہندہ کو چشم تصور سے کفرنحوم اور اس کے
مضافات میں چلتے پھرتے، نرو گداز لہجے میں لوگوں سے آسمانی بادشاہی کے راز آشکارہ کرتے،
تشنہ روحوں کے من کی پیاس بجھاتے، دکھیوں، بے چاروں کو شفا بانٹتے،
ان کی جسمانی اور روحانی بھوک مٹاتے دیکھ سکتا ہوں۔
اور سوچتا ہوں کتنے خوش نصیب تھے وہ جنہیں اس نے چھوا یا جنھوں نے اسے چھوا۔
اور بادشاہی کو قبول کیا جس کی بشارت دینے وہ آیا تھا۔ اور آج اپنے نجات دہندہ کے ساتھ ان
مکانوں میں مکیں ہیں جو اس نے اپنے برگزیدوں کے لئے تیار ہیں۔
اور کتنے بدنصیب تھے وہ جنھوں نے اسے دیکھنے، سننے اور چھنے کے باوجود بھی قبول نہ کیا
اور کبھی نہ بجھنے والی جہنم کی آگ میں سلگ رہے ہیں۔
اگرچہ آج کفرنحوم شہر خموشاں کے سوا کچھ نہیں۔
لیکن اس شہر میں دی گئی تعلیم کی گونج صدیوں بعد آج بھی ہمیں دنیا کے کونے کونے میں سنائی

دیتی ہے اور وہاں کیئے گئے معجزات کی تاثیر آج بھی لوگوں کو دعوت ایماں دیتی ہے۔
یسوع کو قبول کرنے والوں کے ایمان کی تقویت آج بھی ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

☆☆☆

حوالہ جات

(Bibliography)

New Catholic Encyclopedia -*Vol. 3 page 83*

Qamus Al Kitab - pages 795 - 796

The Illustrated Bible Dictionay- Part 1. pp 246-248

The International Bible Encyclopedia - Vol 1.pp 566-567

https://en.wikipedia.org/wiki/Capernaum

☆☆☆

بیت لحم

شہر داؤد

بیت لحم کا ذکر سنتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے چرنی میں مجسم خدا، مقدسہ مریم، مقدس یوسف، فرشتوں، چرواہوں اور مجوسیوں کے دلکش اور روح پرور مناظر گردش کرنے لگتے ہیں۔
پشت در پشت کئے وعدوں و رصحائف انبیا میں درج پیشنگوئیوں کی بازگشت سنائی دینے لگتی ہے۔
وہ خواب جس کی تعبیر کے ارماں دل میں لئے نجانے کتنی پشتیں گذر گئیں۔ اس خواب کی تعبیر ہمیں نظر آتی ہے۔
میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہر سال کرسمس کے ایام میں چرنی کو دیکھتے ہی اکثر دل میں یہ خیال

آ تا کہ کیسا ہوگا وہ شہر جہاں آج سے دو ہزار قبل خدا خود مجسم ہوکر روئے زمیں پہ آیا۔
کیسی ہوں گی اس شہر کی فضائیں جہاں فرشتوں کی حمد وثنا کے نعروں سے گونج اٹھا۔
کیسے ہوں گے وہ گلی کوچے جہاں چرواہوں اور مجوسیوں نے آکر اس الٰہی ذات کا دیدار کیا۔
آج کیسا ہوگا وہ شہر جس کے بارے صدیوں پہلے میکا نبی نے کہا تھا۔

اور تو اے بیت لحم افراتہ جو یہودہ کے گھرانوں میں کمترین ہے۔ تجھ ہی سے میرے لئے وہ نکلے گا۔
جو اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا اور جس کا صدور قدیم سے بلکہ زمانہ سابق سے ہے۔

میکا 1:5

بالآخر 2012 میں مجھے پہلی باران تمام مقامات کی زیارت کا موقع ملا جہاں خداوند یسوع مسیح نے جنم لیا، تعلیم دی، معجزات کیئے، جن راہوں پہ صلیب اٹھائے کوہ کلوری کو گئے، جہاں مصلوب ہوئے، دفن ہوئے، جی اٹھے اور آسمان پر اٹھائے گئے۔

اسی زیارت کے دوران مجھے بیت الحم جانے کا موقع ملا جس میں ہونے والے ایک واقعہ نے دنیا کی تاریخ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ان گلی کوچوں میں قدم رکھنے کا موقعہ ملا جہاں کبھی مقدسہ مریم اور مقدس یوسف نے قدم رکھے تھے۔

اس مقام کے دیدار کا شرف حاصل ہوا جہاں خدا خود ہماری خاطر زمیں پہ اترا تھا۔

دو صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی بیت لحم کی فضاؤں میں ایک عجب سی روحانی کیفیت ہے۔ جو وہاں جانے والے زائرین کی روحوں پر انمٹ نقوش رقم کردیتی ہے۔

صدیوں پہلے چرواہوں کو سنائی دینے والے فرشتوں کے نعروں کی بازگشت آج بھی فضاؤں میں سنائی دیتی ہے۔

صدیوں پہلے مجوسیوں کے عقیدت و بندگی میں جھک سروں کے مقام پر آج بھی لاکھوں زائرین اپنے دلوں کے نذرانے پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

بیت لحم

بیت لحم۔ دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔

اور عبرانی اور عربی میں مختلف معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

عبرانی اور آرانی مفہوم

بیت -گھر

لحم - روٹی

یعنی-روٹی کا گھر

عربی مفہوم

بیت -گھر

لحم - گوشت

یعنی-گوشت کا گھر

تاریخی پسِ منظر

بیت لحم کا شمار دنیا کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔

بیت لحم میں راحیل کا مقبرہ ہیکل، حبرون میں بزرگان دین کے غاروں کے بعد تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔

بیت الحم یروشلم کے شمال میں تقریباً 7 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً پچیس ہزار

لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کے لوگوں کی آمدن کا زیادہ تر انحصار زائرین اور سیر وسیاحت پر ہے
تاریخی شواہد کے مطابق بیت لحم غالباً 1330 سے 1350 قبل از مسیح میں کنعانیوں نے آباد کیا۔
تاریخ میں بیت لحم کا ذکر ہمیں پہلی مرتبہ 1400 قبل از مسیح امرنا خطوط (جومٹی کی تختیوں پر کندہ ہوتے تھے) میں ملتا ہے جہاں اسے بت لحمی bit lehmi کے نام سے منسوب کیا گیا.

بیت لحم کو

بیت لحم یہودہ یا بیت لحم افراتہ کہنے کی ایک خاص وجہ تھی وہ یہ کہ

زبلون کے علاقے میں ناصرت سے تقریباً 7 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور گاؤں بیت لحم کے نام سے آباد تھا۔ جو آج محض کھنڈرات کا ڈھیر بن چکا ہے۔

اس بیت لحم کا ذکر ہمیں یوں ملتا ہے۔

تیسرا قرعہ بنی زبلون کے لئے بمطابق ان کے خاندانوں کے نکلا۔ اوران کی میراث کی حد سادید تک ہوئی۔ اور قطات اور نہلال اور شمرون اور یدالہ اور بیت لحم۔ بارہ شہر اوران کے گاؤں۔ بنی زبلون کی میراث بمطابق ان کے خاندانوں کے یہ تھی۔ یہ شہر اوران کے گاؤں۔

یوشع 19: آیات 10, 15-16

نئے عہد نامہ میں مقدس لوقا اسے شہر داؤد کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔

بیت لحم نے قبل از مسیح اور مسیح کی پیدائش سے لے کر آج تک جو اتار چڑھاؤ اور عروج وزوال دیکھیں ہیں دنیا میں شاید ہی کسی اور شہر نے دیکھے ہوں۔ تاریخی لحاظ سے اس شہر کے اتار چڑھاؤ اور عروج وزوال کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

کنعانی دور

تاریخی اور آثار قدیمہ کے حقائق وشواہد کے مطابق شہر بیت لحم کنعانیوں نے آباد کیا۔

کنعانی لہمو نامی دیوتا (God of fertility) کی پوجا کرتے تھےاوراس نے لئے انہوں ایک پہاڑی پرایک مندر بھی بنارکھا تھا۔جس کے حضوروہ قربانیاں گزرانتے تھے۔

فلسطینی دور

تقریباً1200 قبل ازمسیح اس علاقہ کوفلسطینیوں نے فتح کیا۔

عبرانی یااسرائیلی دور

بائبل مقدس میں ہمیں بیت لحم کاذکرسب سے پہلے تکوین کی کتاب میں راحیل کی موت کے حوالے سے ملتاہے۔

اورمیں جب فدان سے آتا تھا۔اورجب افرات ہنوزکچھ دورتھا۔تومیرے سامنے راہ میں راحیل کنعان کی سرزمین میں مرگئی۔اورمیں نے اسے وہیں افرات کی راہ میں دفن کیا۔اورآج وہی بیت لحم ہے۔ تکوین7:48

کچھ سکالرز کاخیال ہے کہ بیت لحم اورافراتہ ایک ہی جگہ کے دونام ہیں۔میکا2:5

بائبل میں اسے بیت لحم یہودہ بھی کہاگیاہے۔

اوریوسف بھی جلیل کے شہرناصرت سے یہودیہ میں داؤد کے شہرکوگیاجوبیت لحم کہلاتاہے۔اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اوراولادسے تھا۔ لوقا4:2

کہ آج داؤد کے شہرمیں تمہارے لئے ایک منجی پیداہوا۔وہ مسیح خداوندہے۔لوقا 2: 11

رومی دور

رومی دور حکومت میں دوسری صدی عیسوی میں شہنشاہ ہیڈریئن نے بیت لحم پر قبضہ کرلیا اوراس کی عمارات کو شدید نقصان پہنچایا۔
لیکن ......300 میں جب کانسٹنٹائن نے حکومت سنبھالی تو اس نے اس شہر کی تعمیر و ترقی پر خاص توجہ دی۔

ایرانی دور حکومت

614 میں ایران نے بیت لحم پر قبضہ کرلیا اور اپنے حکومت کے دوران بہت سی مسیحی مذہبی اور تاریخی عمارتوں کو کافی نقصان پہنچایا۔ ایک روایت کے مطابق جونہی وہ حملے کی نیت سے ناٹیوٹی چرچ میں داخل ہوئے تو ان کی نظریں دیواروں پر نقش ایرانی ملبوسات میں ملبوس مجوسیوں کی تصاویر پر پڑیں تو انہوں نے اپنا ارادے بدل لیے اور چرچ کی کسی بھی چیز کو نقصان پہنچانے بنا واپس لوٹ گئے۔

صلیبی دور

1099 میں بیت الحم پر صلیبی قوتوں نے قبضہ کرلیا اور یہاں بہت سے چرچ اور مذہبی راہب خانے تعمیر کیے۔ بیت لحم تقریبا دو صدیوں تک صلیبی دور حکومت کے زیر اثر رہا۔

اسلامی دورِ حکومت

637 میں خلیفہ عمر ابنِ الخطاب نے بیت الحم پر قبضہ کرلیا اور اور مذہبی عمارات کو مسیحیوں کے حوالے کر دیا۔ اور انہیں عبادات میں شرکت کی مکمل آزادی دے دی۔
1187 میں صلاح الدین ایوبی نے بیت لحم پر قبضہ کرلیا اور یوں یہ شہر ایک بار پھر مسلمانوں کے زیر اثر آ گیا۔
صلاح الدین ایوبی کے دور حکومت میں مسیحیوں اور ان کے مذہبی راہنماؤں اور راہبوں کو ہراساں کیا

جانے لگا جس کی وجہ سے بہت سے مسیحی یہاں سے ہجرت کر گئے۔

1250 میں جب مملوکوں نے صلاح الدین ایوبی کی قائم کردہ حکومت کو شکست دے کر اپنی حکومت قائم کی تو اس نے نہ صرف مسیحیوں کے گرد گھیرا اور تنگ کر دیا بلکہ گرجہ گھروں اور دوسری مذہبی عمارات کو شدید نقصان پہنچایا۔ اور تمام مسیحیوں کو یہاں سے نکال دینے کا حکم صادر کر دیا۔

چودھویں صدی سے موجودہ دور تک

تیرھویں صدی کے اختتام پر یورپی ممالک کے اثر ورسوخ کی وجہ سے مسیحوں کو یہاں آنے کی اجازت دے دی گئی اور بہت سے مسیحیوں، کاہنوں اور راہبوں نے واپس آ کر ایک بار پھر سے یہاں آباد ہونا شروع کر دیا۔

1841-1917 تک ترکی کے زیر اثر رہا۔ بڑھتی ہوئی معاشی بدحالی اور جرائم کی وجہ سے ایک بار پھر بیت لحم کے بہت سے مقیم یہاں سے ہجرت کر گئے۔

1917 سے 1948 تک بیت لحم انگریزوں کے زیر اثر رہا۔

1948 میں پہلی عرب اسرائیلی جنگ میں یردن نے بیت لحم پر قبضہ کر لیا۔

لیکن 1967 میں اسرائیل نے بیت لحم کو یردن سے آزاد کروالیا۔

اس کے بعد کچھ سال اسرائیل کے زیر اثر رہنے کے بعد 1995 میں اوزلو معاہدے کے تحت اسے فلسطینی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ اور تب سے لے کر آج تک یہ فلسطینی حکومت کے زیر اثر ہے۔

وقت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ جو شہر کبھی بنی اسرائیل کی ملکیت تھا اور جو تاریخی، روحانی اور مذہبی طور پر نہائت اہمیت کا حصہ تھا۔ آج یہودیوں کی بیت لحم کے داخلے پر پابندی ہے۔ کیونکہ کسی بھی یہودی کا بیت لحم داخلہ نہ صرف اس کی جان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے بلکہ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان فسادات کو جنم دے سکتا ہے۔

اس لئے اسرائیلی قانون کے مطابق کوئی بھی اسرائیلی حکومتی اجازت کے بغیر وہاں نہیں جاسکتا۔
تاریخی ریکارڈ کے مطابق سولہویں صدی کے آغاز میں یہاں مسیحی آبادی 60 فیصد تھی۔
1948 میں 85% کرسچن (جن میں سے زیادہ تر یونانی آرتھوڈکس اور رومن کیتھولک کی تھی۔)
اور 13% مسلم تھے۔
1967 میں مسلم آبادی 53% اور مسیحی آبادی 46% تھی۔
2016 میں مسیحی آبادی کم ہو کر صرف 16% رہ گئی تھی۔ مسیحی آبادی میں کمی کی بڑھی وجہ ان پر ظلم و ستم، ناانصافی، حقوق کی پامالی گردانہ جاتی ہے۔

☆

گوخداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے بعد اس شہر میں زیادہ تر آبادی عرب مسیحوں کی تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ تر مسیحی مختلف وجوہات کی بنا پر یہاں سے دوسرے ملکوں میں ہجرت کر گئے اور آج یہاں زیادہ تر آبادی عرب مسلمانوں کی ہے۔

بیت لحم سے متعلقہ اہم واقعات و شخصیات

بیت لحم کے حوالے سے کلامِ مقدس میں پائے جانے والے چند واقعات:

☆ راخیل کی آخری آرام گاہ کا یا مقبرہ۔

اور راخیل مرگئی۔ اور افراتہ یعنی بیت لحم کی راہ میں دفن کی گئی۔ اور یعقوب نے اس کی قبر پر ایک ستون کھڑا کیا۔ اور راخیل کی قبر کا یہ ستون آج تک ہے۔ تکوین 35:19-20

☆ نعمی اور اس کا خاوند اپنے دو بیٹوں کے ساتھ مواب ہجرت کرنے سے پہلے یہیں مقیم تھے۔

قاضیوں کی ہدایت کے دنوں میں ملک میں کال پڑا۔ تو یہودہ کے بیت لحم سے ایک آدمی اپنی عورت اور دو بیٹوں کو لے کر نکلا تاکہ موآب کی سرزمین میں بسے۔ اس آدمی کا نام الی ملک۔ اس کی

عورت کا نام نعمی ۔اوراس کے دونوں بیٹوں کے نام محلون اورکلیون تھے۔وہ یہودہ کے بیت لحم کے افرادی تھے جو جا کر موآب کی سرزمین میں بسنے لگے۔راعوت 1:1-2

☆اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کی موت کے بعد نعمی اپنی بہو روت کے ساتھ واپس اسی شہر میں آئی۔

اور وہ دونوں چل پڑیں یہاں تک کہ بیت لحم آئیں۔اور ایسا ہوا کہ جب وہ بیت لحم آئیں تو تو سارے شہر میں ان کے سبب سے دھوم مچی اور عورتیں کہنے لگیں۔کیا یہ نعمی ہے۔راعوت 19:1

☆راعوت اور بوعز کی رہائش گاہ یہیں تھیں اور

☆یہیں راعوت نے بوآز سے شادی کی جس سے عبید پیدا ہوا جو داود بادشاہ کا دادا تھا۔

تب بوعز نے راعوت کو لیا۔اور وہ اس کی بیوی ہوئی۔۔۔اور اس سے بیٹا پیدا ہوا۔

راعوت 13:4

☆اور انہوں نے اس کا نام عوبید رکھا۔اور وہ یسی کا باپ تھا۔جو داؤد کا باپ ہے۔راعوت 17:4

☆داؤد بادشاہ کے باپ یسی کا گھر بھی یہیں تھا۔

اور خداوند نے سموئیل سے کہا۔تو شاؤل پر کب تک ماتم کرے گا؟ حالانکہ میں نے اسے اسرائیل کی بادشاہت سے رد کیا ہے۔پس تو اپنا سینگ تیل سے بھر۔اور آ۔کہ میں تجھے بیت لحم کے یسی کے پاس بھیجتا ہوں۔اسموئیل 16:1

☆ یہیں داؤد کو بادشاہ مخصوص کیا گیا تھا۔اسموئیل 13 - 16:12

☆داؤد کی جلاوطنی کے دوران بیت لحم کے کنویں سے ہی اس کے تین دوست اس کے لئے پانی لے کر آئے تھے۔اور داؤد نے آہ بھر کر کہا۔کہ بیت لحم کے کنویں سے جو بھاٹک کے پاس ہے کون مجھے پانی پلائے؟ سو ان تین بہادروں نے فلسطینیوں کی خیمہ گاہ کو توڑا۔اور بیت لحم کے اس کوئیں میں سے پانی بھرا۔ جو پھاٹک کے پاس ہے اور اٹھا کر داؤد کے پاس لا۔ 2 سموئیل 16-15 : 23

☆ مقدس یوسف کے آباؤ اجداد کا تعلق بھی وہیں سے تھا۔ اسی لئے ان کو نام درج کروانے کے لئے بیت لحم آنا پڑا۔

اور سب لوگ نام لِکھوانے کے لِئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یُوسفؔ بھی گلِیل کے شہر ناصرۃ سے داوُد کے شہر بَیت لحم کو گیا جو یہُودیہ میں ہے۔ اِس لِئے کہ وہ داود کے گھرانے اور اَولاد سے تھا۔ لوقا 2: 4-3

☆ متی 1: 23 - 18 ۔ کے مطابق یسوع کی پیدائش اسی شہر میں ہوئی.

☆ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہیں، پیشگوئیوں اور صحیفوں کی تکمیل ہوئی۔ یعنی کہ خداوند یسوع کی پیدائش۔

اُنہوں نے اُس سے کہا یہُودیہ کے بَیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یُوں لِکھا گیا ہے کہ اَے بَیت لحم یہُوداہ کے علاقے تُو یہُوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تُجھ میں سے ایک سردار نِکلے گا۔ جو میری اُمّت اِسرائیلؔ کی گلّہ بانی کرے گا۔ متّی 2: 6-5

☆ جب یِسُوعؔ ہیرودیسؔ بادشاہ کے زمانہ میں یہُودیہ کے بَیت لحم میں پَیدا ہُوا۔ متّی 2: 1

پس یُوسفؔ بھی گلِیل کے شہر ناصرت سے داوُد کے شہر بَیت لحم کو گیا جو یہُودیہ میں ہے۔ اِس لِئے کہ وہ داوُد کے گھرانے اور اَولاد سے تھا۔ تا کہ اپنی منگیتر مریمؔ کے ساتھ جو حامِلہ تھی نام لِکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو اَیسا ہُوا کہ اُس کے وضعِ حمل کا وقت آ پُہنچا۔ اور اُس کا پہلوٹا بیٹا پَیدا ہُوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھّا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

لوقا 2: 7-4

☆ اسی شہر کے گردونواح میں چرواہوں کا بسیرا تھا۔ جنہیں یسوع کی پیدائش کی خوشخبری دی گئی۔

اُسی عِلاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو مَیدان میں رہ کر اپنے گلّہ کی نِگہبانی کر رہے تھے۔ اور

خُداوند کا فرِشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہُوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چَوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرِشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو مَیں

تُمہیں بڑی خُوشی کی بشارت دیتا ہُوں جو ساری اُمّت کے واسطے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تُمہارے لِئے ایک مُنّجی پَیدا ہُوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔ لوقا 2: 8-11

☆ یہیں مجوسیوں نے طویل مسافت کے بعد ستارے کی راہنمائی میں آ کر اس کے حضور اپنے سر نگوں کیے اور سونے، مر اور لوبان کے بیش قیمت ہدیے یا نذرانے اس کے حضور پیش کیے۔

اس پر ہیرودیس نے مجُوسیوں کو چُپکے سے بُلا کر اُن سے تحقِیق کی کہ وہ ستارہ کِس وقت دِکھائی دِیا تھا۔ اور یہ کہہ کر اُنہیں بَیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اُس بچّے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ مِلے تو مُجھے خبر دو تاکہ مَیں بھی آ کر اُسے سجدہ کرُوں۔ متی 2: 7-8

☆ یہیں معصوموں کے قتل کی ہولناک داستاں رو پزیر ہوئی۔

جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجُوسِیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی۔

تو نہایت غُصّے ہُوا اور آدمی بھیج کر بَیت لحم اور اُس کی سب سرحدّوں کے اندر کے اُن سب لڑکوں کو قتل کروا دِیا۔ جو دو دو برس کے یا اِس سے چھوٹے تھے۔ اُس وقت کے حِساب سے جو اُس نے مجُوسِیوں سے تحقِیق کی تھی۔ متی 2 : 16

☆ یہیں یسوع کی جائے پیدائش پر تعمیر کیا جانے والا دنیا کا قدیم ترین چرچ آج بھی اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ آنے والے لاکھوں زائرین کو خدا کی وفاداری، وعدوں اور صحیفوں کی تکمیل کی یاد دلاتا ہے۔

اگرچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس شہر کی شہرت اور اہمیت میں قدرے کمی آتی گئی۔

لیکن خداوند یسوع مسیح کی آمد نے اسے دنیا کے نقشے پر یوں متعارف کرایا کہ آج دنیا کے کونے کونے

میں ہر مذہب، عقیدے اور رنگ و نسل کے لوگ بیت لحم کے نام سے واقف ہیں۔
یہاں دو ہزار قبل ہونے والے واقعہ نے دنیا کی تاریخ کو دو حصوں میں تبدیل کر دیا۔
قبل از مسیحا اور بعد از مسیح

☆

بیت الحم اور اس کے مضافات میں یسوع سے وابستہ اہم مقامات

راحیل کا مقبرہ۔ Tomb of Rachel

چرچ آف نا ٹیوٹی- یسوع مسیح کی جائے پیدائش پر گرجہ گھر۔ The Church of the Nativity

چرواہوں کا کھیت-فرانسسکن (کیتھولک کے زیرنگرانی۔ یونانی آرتھوڈوکس کے زیرنگرانی The Shephered Fields

ملک گروٹو ۔Milk Grotto

خداوند یسوع کی جائے پیدائش پر گرجہ گھر

(The Church of the Nativity)۔ Basilica of the Nativity

جب کانسٹنٹائن دی گریٹ روم کا شہنشاہ بنا تو اس نے بیت لحم کی تعمیر و ترقی پر کافی توجہ دی۔
اس کے علاوہ اس کی ماں مقدسہ ہلینہ نے خداوند یسوع مسیح سے وابستہ مقامات کی شناخت، دریافت اور انہیں محفوظ کرنے پر خاص توجہ دی۔ مقدسہ ہلینہ نے خداوند یسوع مسیح کی جائے پیدائش کی جگہ کی نشان دہی اور تصدیق کے بعد 327 میں عین اسی جگہ پر ایک گرجہ گھر کی تعمیر کروانے کا بیڑا اٹھایا۔
ایک روایت کے مطابق خداوند یسوع مسیح کی جائے پیدائش کی جگہ کی نشان دہی پہلی مرتبہ مقدس جسٹن شہید نے کی۔

یسوع کی پیدائش کی جگہ پر ایک ستارے پر لاطینی میں مندرجہ ذیل الفاظ کندہ ہیں۔

Hic de Virgine Maria jesus Christus natus est.

یعنی کہ اس مقام پر یسوع مسیح مقدسہ مریم سے پیدا ہوئے۔

529 میں سامریوں نے بیت لحم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی دوران جنگ گرجہ گھر کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔

اس کے بعد جسٹینین دی گریٹ 527-565 میں گرجہ گھر کی عمارت کی مرمت، بحالی اور تزئین و آرائش پر خاص توجہ دی۔ مملوک، سلطنت عثمانیہ اور صلاح الدین ایوبی کع دور میں اس گرجہ گھر کی عمارت کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔

اگرچہ آج کل یہ چرچ فلسطینی حکومت کے زیر اثر علاقہ میں ہے۔ لیکن چرچ رومن کیتھولک، یونانی آرتھودکس اور اور آرمینین آرتھودکس کی زیر نگرانی ہے۔

ناٹیوٹی سے ملحق مقدس کیتھرین آف الیگزینڈریا کا چرچ بھی ہے جہاں سے آدھی رات کی عبادت دنیا بھر میں براہ راست دکھائی جاتی ہے۔

☆

چرواہوں کا میدان

چرچ آف ناتیوتی سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر آدھے میل پر محیط علاقہ میں دو مقامات چرواہوں کے کھیت کے دعویدار ہیں۔

دونوں مقامات بیت الحم کے مشرق میں تقریباً ایک میل کے فاصلے پر بیت ساحور کے گاؤں میں ہیں جہاں سے ناٹیوٹی چرچ کو با آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔

فرانسسکن اور یونانی آرتھوڈوکس کلیساؤں سے وابستہ دونوں مقامات کے درمیان تقریباً آدھے میل کا

فاصلہ ہے۔اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے دونوں مقامات ہی درست ہوں۔کیونکہ چرواہوں کے مختلف گروہ ایک دوسرے سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھیتوں میں مقیم ہوں اور مختلف گروہوں نے فرشتوں کا گروہ دیکھا ہو۔

اسی علاقے میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہتے تھے۔اور اپنے گلے کی نگہبانی کرتے تھے۔ اور دیکھو۔خداوند کا ایک فرشتہ ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔اور خداوند کی تجلی ان کے چوگرد چمکی۔اور وہ نہایت ڈر گئے تب فرشتے نے ان سے کہا۔ڈرومت۔کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں۔جو ساری امت کے لئے ہوگی۔کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا۔وہ مسیحی خداوند ہے۔اور اس کا نشان تمہارے لئے یہ ہوگا۔کہ تم ایک بچے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔اور یکایک اس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک جماعت خدا کی تعریف کرتی اور یہ کہتی ظاہر ہوئی کہ عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو۔اور زمین پر نیک ارادے کے آدمیوں کے لئے امن۔

لوقا 2: 8-14

چرواہوں کا چرچ-یونانی آرتھوڈوکس

523 میں سامریوں نے تہس نہس کر دیا جسے بعد میں جسٹینین گریٹ نے دوبارہ تعمیر کیا لیکن 632 میں ایرانیوں نے اسے مسمار کر دیا۔

638 سے 1099 کے دوران یہاں راہبوں کی ایک خانقاہ موجود تھی۔گیارہویں صدی میں صلیبی جنگوں کے دوران اس خانقاہ کو شدید نقصان پہنچا۔جس کے بعد تمام راہب وہاں سے دوسری جگہوں پر منتقل ہو گئے۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کھنڈرات میں ڈھل گئے۔

1989 میں یونانی آرتھوڈوکس چرچ کی زیر نگرانی یہاں عالم بالا پر خدا کو جلال کے نام سے نیا چرچ تعمیر کیا گیا۔

راہبانہ خانقاہ کو مختلف ادوار میں مندرجہ ذیل ناموں سے منسوب کیا جاتا رہا۔

بوعز کی جاگیر

داؤد بادشاہ کی ملکیت

حضرت یعقوب اور راحیل کی دھرتی

یویا کیم اور این کا مسکن

مقدسہ مریم کی آماجگاہ

☆

ملک گروٹو–Milk grotto

عربی میں مغارۃ آلسشئ

لاطینی میں crypta lactea غار دودھ کہلاتا ہے۔

ناٹیوٹی چرچ کے جنوب میں تقریباً پانچ منٹ کی مسافت پر ملک گروٹو گلی میں واقعی ایک اور مقدس مقام ہے۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ

اسے مسیحی اور مسلمان چوتھی صدی عیسوی سے مقدس مانتے آرہے ہیں۔

اس سے پہلے کہ میں اس مقام اور اس کی اہمیت کیبارے میں مزید کچھ کہوں میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس مقام سے وابستہ واقعہ کا کلام مقدس میں کہیں ذکر نہیں ہے اور نہ ہی اس کے کوئی تاریخی شواہد پائے جاتے ہیں۔

لیکن اس مقام کو چوتھی صدی عیسوی سے بیت لحم کے تین پاک ترین مقامات میں شمار جاتا ہے۔

اس مقام سے وابستہ واقعہ صدیوں پرانی روایات پر مبنی ہے۔

روایت کے مطابق جب ہیرودیس بادشاہ نے دو برس یا اس سے چھوٹے بچوں کے قتل کا حکم دیا (متی 2:

16) تو مقدس یوسف اور مقدسہ مریم بچے یسوع کے ساتھ مصر کو ہجرت سے پہلے کچھ دیر کے لئے اس غار میں چھپ گئے۔

یہاں قیام کے دوران جب مقدسہ مریم بچے یسوع کو دودھ پلا رہی تھی تو دودھ کا ایک قطرہ فرش پر گرا اور فرش کا وہ حصہ جہاں دودھ کا قطرہ گرا تھا میلے سرمئی رنگ سے سفید ہو گیا۔

385 میں اس مقام پر ملک گروٹو کے نام سے گرجہ گھر تعمیر کیا گیا۔ مختلف ادوار میں جنگوں کی وجہ سے گرجہ گھر کی عمارت کو شدید نقصان پہنچتا رہا، 1872 میں اسی جگہ پر موجودہ چرچ تعمیر کیا گیا۔

اس مقام کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ اولاد کی نعمت سے محروم عورتیں اور نئے شادی شدہ جوڑے عموماً یہاں آ کر مقدسہ مریم سے اولاد کی دعائیں اور منتیں مانتے ہیں۔

گرجہ گھر کی دیواروں پر آویزاں نومولود بچوں کی بے شمار تصویریں زائرین کی دعاؤں کی قبولیت اور ان کی زندگی میں معجزات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

☆☆☆

میں اکثر سوچتا ہوں کہ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے واقعہ کے علاوہ ہمیں اس شہر میں وہاں تعلیم دینے، معجزات کرنے یا قیام کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

پھر میں سوچتا ہوں کہ انسانی تاریخ میں جو فضل اس شہر اور اس کے مکینوں پر ہوا۔

اور خدا نے اسے جو عزت و رتبہ بخشا کہ وہ خود مجسم ہو کر اس کی چرنی میں آ گیا۔

اور اس شہر کے گلی کوچوں پر جو رحمت ہوئی اس کے بعد شائد وہاں کسی تعلیم اور معجزے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

اگرچہ خداوند یسوع مسیح نے خود وہاں کوئی تعلیم نہیں دی۔ لیکن آج بھی وہاں کے گلی کوچوں میں اس کی تعلیم کی بازگشت سنائی دیتی ہیں۔ جب زائرین وہاں قدم قدم کلامِ مقدس کی تلاوت کرتے ہیں۔

اگر چہ خداوند یسوع مسیح نے وہاں کوئی معجزہ نہیں کیا۔
لیکن آج بھی دنیا بھر سے وہاں جانے والے زائرین اپنے ایمان کے وسیلے سے ان گنت معجزے اور گواہیاں اپنے دامن میں سمیٹے واپس لوٹتے ہیں۔
اس شہر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آج بھی لوگ پیدائش کے گرجا گھر میں جائے پیدائش کے ایک لمس اور چند لمحوں کے دیدار کے لئے گھنٹوں لمبی قطار میں گھڑے نظر آتے ہیں۔

☆

اگر چہ آج وہاں تاریخی چرنی اوراس کے کردار: مریم، جوزف، بچہ یسوع، فرشتے، چرواہے اور مجوسی جسمانی اور انسانی صورت میں تو نہیں ہیں۔لیکن ان کی حضوری کا احساس لمحہ لمحہ اور قدم قدم ضرور ہوتا رہا۔اور دل خدا کی بے بہا محبت کو یاد کر کے حمد وثنا اور شکر گزاری کے نغمات سے سرشار اور روح عقیدت واحترام سے لبریز ہوجاتی ہے۔اور لبوں پر بے ساختہ یہ الفاظ آ گئے۔
کیونکہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔Jn 3:16
جس طرح مجوسی اور چرواہے یسوع کے دیدار کے بعد خدا کی تمجید اور حمد کرتے ہوئے لوٹ گئے جو انہوں نے ویسے ہی سنیں اور دیکھیں جیسا ان سے کہا گیا تھا۔(لوقا20)
ویسے ہی آج بھی ان گنت لوگ بیت لحم میں یسوع سے وابستہ مقامات کے دیدار کے بعد اپنے دامن میں انمٹ یادیں سمیٹے خداوند کی تمجید اور حمد کرتے خوشی خوشی واپس لوٹتے ہیں اور اپنے روحانی تجربات، مشاہدات اور گواہیوں سے نہ صرف دوسروں کے لئے علم میں اضافے کا سبب بنتے ہیں بلکہ روحانی ترقی وترویج کا بھی وسیلہ بنتے ہیں۔

☆☆☆

حوالہ جات

* قاموس الکتاب 166 pp

* New Catholic Encyclopedia - Vol. 2 (2nd Edition) pp. 347-348.

* Dictionary of the Bible - James Hastings (1963) p. 100.

* The Internationional Standard Bible Encyclopedia (1976) Vol. pp 449-450.

* The Illustrated Bible Dictionary - Part 1 (1980) p. 189.

* Wikipedia and othe online articles about the history and importance of Bethlehem

☆☆☆

یونس فرانس

یونس فرانس پنجاب کے تاریخی مسیحی گاؤں مریم آباد (ضلع شیخوپورہ) میں پیدا ہوئے . ابتدائی تعلیم سینٹ فرانس سکول مریم آباد سے حاصل کی ۔میٹرک کے بعد کاہنانہ تعلیم وتربیت کے لئے مشنری سوسائٹی آف سینٹ پال (MSSP) میں شمولیت اختیار کی ۔روحانیت، فلسفہ اور علم الہیات کی تعلیم کی تکمیل کے بعد 1995 میں کہانت کے لیے مخصوص کیے گئے۔

مذہبی تعلیم کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی سے فلسفہ میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

1999 سے 2001 تک مالٹا میں قیام کیا . اور 2001 میں لندن منتقل ہو گئے . یہاں سیکنڈری سکول اور بائبل کالج میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ 2005 میں کینٹ یونیورسٹی سے منسٹری اور علم الہیات میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

2005 میں چرچ آف انگلینڈ میں کاہنانہ خدمت کا آغاز کیا۔ 2017 میں کاہنانہ خدمت کے اعتراف میں ڈایوسس آف سدرک (Diocese of Southwark)، لندن کتھڈرل کا اعزازی کینن Canon مقرر کیا گیا۔

آج کل سینٹ جان پیرس، کرویڈن، لندن میں ریکٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی ترجمہ و تلخیص پر مبنی کتاب کشف دی پیرو سوانحِ عمری 2018 میں شائع ہوئی۔اس کے علاوہ متعدد مسیحی گیت اور غزلیات وڈیو اور آڈیو کی صورت میں منظر عام پر آ چکے ہیں۔

☆☆☆